سوال

(98) جن قبروں کی پوجا پاٹ کا خطرہ ہو انھیں مسمار کرنے کا شریعت میں کیا حکم ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ ہمارے آباؤ اجداد کی قبریں ہم نے اپنے گھر میں بنوائی تھیں اور لوگ اب ان کی پوجا و پرستش کا ارادہ رکھتے ہیں۔ جس کی وجہ سے کئی دفعہ ہمارا لوگوں سے جھگڑا بھی ہو چکا ہے۔ اب ہم یہ چاہتے ہیں کہ ان قبروں کا یہاں سے نام و نشان ہی مٹا دیا ائے تاکہ شرک کا خطرہ باقی نہ رہے۔ کیا شریعت محمدی ﷺ میں ایسا کرنا جائز ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

توحید و سنت کے احیاء کی خاطر اور جذبۂ ایمانی کے تقاضوں کے مطابق آپ لوگوں پر فرض عائد ہوتا ہے کہ اپنی جدی پشتی قبروں کو زمینی سطح کے ہموار کر دیں تاکہ کسی بھی قبر پرست اور غیر اللہ کے پجاری کی نگاہ ان کی طرف اٹھنے نہ پائے۔ چنانچہ صحیح حدیث میں وارد ہے :

ابو الہیاج اسدی کا بیان ہے، مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا : کیا میں تجھے اس کام پر مقرر نہ کروں جس پر مجھے رسولِ اکرم ﷺ نے مقرر کیا تھا ؟

۱۔ جو تصویر نظر آئے اسے مٹا کر دم لو۔

۲۔ ہر وہ قبر جو بلند ہو اسے زمین کے برابر کر دو۔ صحیح مسلم کتاب الجنائز، باب الأمر بتسویۃ القبر، رقم : ۲۲۴۳

اسی طرح دوسری حدیث میں ہے، ثمامہ بن شفی کہتے ہیں کہ ہم فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کے ساتھ سرزمین روم میں سفر کر رہے تھے کہ رَوْدَس کے مقام پر ہمارا ایک ساتھی فوت ہو گیا۔ فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کے حکم کے مطابق اس کی قبر زمین کے برابر کر دی گئی۔ پھر فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ آپ ﷺ قبر کو زمین کے برابر کرنے کا حکم دیا کرتے تھے۔ (صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب الأمر بتسویۃ القبر، رقم : ۲۲۴۲، عن فضالۃ بن عبید)

اسی طرح کتب تاریخ و سیر میں یہ قصہ معروف ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں جب تُستر میں ہرمز کے مخزن سے دانیال علیہ السلام کی لاش برآمد ہوئی تو مختلف مقامات پر تیرہ قبریں کھود کر ان کو دفن کر کے رات کی تاریکی میں مٹی کے برابر کر کے قبروں کا نام و نشان مٹا دیا گیا تاکہ عامۃ الناس اور جہلاء کے لیے فتنہ کا سبب نہ بنے۔ 3 (البدایۃ والنہایۃ : ۲/۳۸، ۳۷)

پھر حدیبیہ کے مقام پر جس درخت کے زیر سایہ ''بیعت الرضوان'' کا انعقاد ہوا تھا جب اس کے بارے میں خلیفہ راشد عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ لوگ اسے متبرک سمجھ کر اس کی زیارت کے لیے اہتمام کرتے ہیں تو اس کو جڑ سے کٹوا پھینکا باوجودیکہ اس شجرۂ عظیم کا تذکرہ کتاب الٰہی میں بھی مصرح ہے۔ جو اس کی عظمت پر دالّ ہے۔

مزید آنکہ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بحالت سفر ساتھیوں کو صبح کی نماز پڑھائی۔ پھر دیکھا کہ لوگ ادھر اُدھر جا رہے ہیں۔ دریافت کیا کہ یہ کہاں جاتے ہیں؟ کہا گیا: اے امیر المومنین! ایک مسجد ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی تھی یہ اسی میں نماز پڑھتے ہیں۔ فرمایا: پہلی امتیں اسی وجہ سے ہلاک ہوگئیں کہ انھوں نے انبیاءؑ کے آثار کی پیروی میں ان جگہوں میں عبادت خانے اور گرجے بنالیے۔ جس شخص کو ان مسجدوں میں نماز کا وقت آجائے نماز پڑھے ورنہ گزر جائے۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الصلوات، باب فی الصلاۃ عند قبر النبی ﷺ واتیانہ، رقم الباب: ٦٦١، (١٥٣/٢)، رقم: ٧٥٤٩)

پھر سب سے بیّن اور واضح بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو فتنے سے بچانے کی غرض سے ہی ''مسجد ضرار'' کو منہدم کردیا تھا۔ یہاں قابل توجہ پہلو یہ ہے کہ شریعت کی نگاہ میں گھروں میں قبریں بنانا مذموم فعل اور منکر کام ہے۔ ''صحیح مسلم'' میں حدیث ہے:

'لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ' (صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب صلاۃ النافلۃ فی بیتہ...رقم: ١٨٢٤)

شارح بخاری شریف حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

'فَاِنَّ ظَاهِرَهُ يَقْتَضِى النَّهْىَ عَنِ الدَّفْنِ فِى الْبُيُوْتِ مُطْلَقًا' وَاللّٰهُ اَعْلَم (فتح الباری: ٥٣٠/١)

یعنی ''مذکورحدیث کا ظاہر اس بات کا متقاضی ہے کہ گھروں میں قبریں بنانا مطلقاً ممنوع ہے۔''

بنا بریں گھروں میں قبروں کے آثار باقی رکھنا بھی ممنوع ٹھہرا، لازم ہے کہ فعل منکر کو تبدیل کیا جائے، اس کی صورت یوں ہوسکتی ہے۔ اگر تو یہ قبریں گزرگاہ سے الگ ہیں تو ان کو زمین کے برابر کردیا جائے۔ اور اگر راستہ میں پڑتی ہیں تو ہڈیاں نکال کر مسلمانوں کے عمومی قبرستان میں دفن کردی جائیں۔ البتہ احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ مشرکین اور گور پرستوں کو جائے دفن کا علم نہ ہونے پائے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ پھر کسی وقت یہاں شرک و بدعت کا اڈا قائم کرلیں۔ لہٰذا آپ بھی اس کارِ خیر میں مساہمت اور مسابقت کے جذبہ کا اظہار فرمائیں۔ وَالتَّوْفِيْقُ بِيَدِ اللّٰهِ

مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: اِغَاثَةُ اللَّهْفَانِ مِنْ مَصَايِدِ الشَّيْطَانِ لِلْحَافِظِ ابْنِ قَيِّم (ص: ٢٢٢ تا ٢٣١، اور فتاویٰ اَھل حدیث: ٤٤١/٣ تا ٤٤٥)

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3، کتاب الجنائز: صفحہ:151

محدث فتویٰ